الجامعة البنورية العالمية
متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

دار الافتاء والقضاء

ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

MODE: **Regular**

Name :	**Imran**	Serial No :	**14413**
Address :	**Karachi**	Date :	**1/15/2012**
Subject :	**AQAID**	Contact No:	
Writer :	آفتاب احمد	Email :	

AsalamOAlaikum,

My age is 25. I am working in a computer company. Before 8 months from now i was infected with a infection in my lungs and it was predicted by doctors as TB or close to TB. For me and my family it was very unexpected and new. This disease has a long healing process for minimum 6 months so after the confirmation of doctors -because this disease infects with sneeze and cough- and after 1 month absent from office i joined my office again.
In starting days, i resist myself from sitting with colleagues and sharing our meals etc due to disease but After 2-3 months things are back to normal, usually started what i am resisting.
And after 4-5 months of my disease i found that my one colleague also has infected with the same disease and i think unintentionally i am the reason for that.
Now i am very tense and what i cause some one due to me and my carelessness.
Mufti Sahab please guide me with the Islamic and cultural perspective? what should i do, should i confess that person? and on what account i am sinful in this ? please quote ayats and hadees also.

Thanks

میری عمر 25 سال ہے۔ میں ایک کمپیوٹر کمپنی میں کام کرتا ہوں۔ ابھی سے ۸ ماہ قبل مجھ کو پھیپھڑوں کی بیماری لاحق ہوئی جو ڈاکٹر کی رپورٹ کے مطابق T.B یا اس کے قریب تھی جو میرے اور میرے خاندان والوں کیلئے نہ قابل توقع تھی۔ اس بیماری سے صحت یابی کیلئے کم از کم 6 ماہ لگتے ہیں۔ ڈاکٹر کی تصدیق کے بعد کہ یہ بیماری چھینک اور کھانسی کے ذریعہ لاحق ہوتی ہے ایک ماہ کام سے رخصت کے بعد دوبارہ کام پر چلا گیا۔ شروع دنوں میں، میں نے اپنے آپ کو دوستوں کے ساتھ بیٹھنے اور کھانوں میں شرکت سے اجتناب کیا۔ تاکہ بیماری کا باعث نہ بنوں۔ 3-2 ماہ بعد ہر چیز اپنے معمول کے مطابق ہو گیا اور ہر وہ چیز جسے میں اجتناب کرتا تھا شروع کیا۔ میری بیماری کے 7 یا 6 ماہ بعد میں نے اپنے ایک رفیق کار کو بھی اسی بیماری میں مبتلا پایا۔ میں بے اختیار سوچتا ہوں کہ میں اس کا باعث ہوں۔ میں بہت پریشان ہوں میری بے احتیاطی کی وجہ سے دوسرے کی بیماری کا باعث بنا۔ مفتی صاحب اسلامی اور تہذیبی تناظر کے مطابق میری رہنمائی فرمائیں میں کیا کروں کیا میں اس کے سامنے اعتراف کروں؟ اور میں کس درجہ کا گنہگار ہوں؟

الجواب ـــــــ حامداً ومصلیاً

یہ سائل کو محض وہم ہے اس لئے اپنے کو قصور وار ٹھہرا کر اعتراف جرم کرنا بالکل غلط ہے اس سے احتراز لازم ہے کیونکہ جس طرح سائل کو من جانب اللہ بیماری لگی تھی اسی طرح اس ساتھی کو بھی اللہ کی طرف سے بیماری آئی ہے البتہ اس کیلئے دعاء صحت کی جا سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اور سائل کو صحت کاملہ نصیب فرمائے۔

كما في المرقاة: عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا عدوى ولا هامة ولا صفر فقال أعرابي: يا رسول الله

(جاری ہے)

فما بال الإبل) أي ما شأن فجماعة منها تكون في الرمل كأنها الظباء فيخالطها البعير الأجرب) أي الذي فيه جرب وحكمة (فيجربها) من الإجراب (فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فمن أعدى الأول) أي إن كان جربها حصل بالإعداء فمن أعدى البعير الأول والمعنى من أوصل الجرب إليه ينبني بناء الإعداء عليه: بل الكل بقضائه وقدره في أول أمره وآخره. (ج ٨ ص ٣٢٥) والله أعلم بالصواب

آفتاب احمد
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
٢٨ رجب المرجب ١٤٣٣ھ

الجواب صحیح
شیر نادر خان [illegible]
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
٢٩ رجب المرجب ١٤٣٣ھ

الجواب صحیح
[illegible]
دار الافتاء جامعہ بنوریہ
٢٩ رجب المرجب ١٤٣٣ھ

الجواب صحیح
عبد اللہ شوکت [illegible]
دار الافتاء جامعہ بنوریہ
٢٩ رجب ١٤٣٣ھ

رئيس
دار الافتاء جامعة بنورية العالمية

نائب رئيس
دار الافتاء جامعة بنورية العالمية

دار الإفتاء
١٤٢١٣
٣٠/٧/١٤٣٣ھ
جامعة بنورية العالمية

[illegible]
21/6/12